جمعية الدعوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بحي السلامة
JEDDAH DAWAH CENTER

www.KitaboSunnat.com

Museebat Me Momin Ka Kirdar

Sachhe Waqe'aat Ki Raushni Me

Sheikh Maqbool Ahmad Salafi Hafizahullah

مصیبت میں مومن کا کردار

سچے واقعات کی روشنی میں

تحریر

الشيخ أبوسنبل مقبول أحمد السلفي حفظه الله

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بحى السلامة بجدة

دین اسلام سے سچی آگاہی کے لئے جدہ دعوہ سنٹر کے سوشل اکاؤنٹ پر آپ
ہمیں فالو کریں اور دوسرے بھائیوں کو بھی اس سے جوڑیں۔

JEDDAHDAWAHCENTER

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مصیبت میں مومن کا کردار سچے واقعات کی روشنی میں

از قلم: شیخ مقبول احمد سلفی (جدہ دعوہ سنٹر، سعودی)

دنیا دارالامتحان ہے، یہاں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، ان آزمائشوں کے ساتھ ایک مومن کو زندگی گزارنا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

الدنیا سجن المؤمن وجنة الكافر (صحیح مسلم:۲۹۵٦)

ترجمہ: دنیا قید خانہ ہے مومن کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔

جب زبان رسالت سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ یہ دنیا مومن کے حق میں قید خانہ یعنی تکلیف کی جگہ ہے تو ایک مومن کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور اسے ایسے موقع پر صبر کا دامن تھامنا ہوگا۔ مومن کو پہنچنے والی تکلیف کسی بھی قسم کی ہو سکتی ہے، اللہ کسی مومن کو مال میں آزمائے گا، کسی کو اولاد میں آزمائے گا اور کسی کو جسمانی طور پر آزمائے گا یعنی مومن کا سامنا فقر، بے چینی، خوف، بیماری، مشغولیت اور ناکامی وغیرہ سے ہو سکتا ہے لیکن مومن ان مصائب ومشکلات سے ہرگز نہیں گھبراتا ہے، نہ وہ جزع فزع کرتا اور نہ بے صبری کا مظاہرہ کرکے مایوسی اور غلط راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ صبر کا پہاڑ بن کر بڑی سے بڑی مصیبت کا مقابلہ کرتا ہے۔

آج آپ کے سامنے ہمت وحوصلہ کی سچی داستانیں اور مصیبت سے چھٹکارا پانے والے باکمال کرداروں کو بیان کرنا چاہتا ہوں جہاں سے مصیبت زدہ لوگوں کو حوصلہ ملے گا اور ان حوصلہ مندوں کی طرح مصائب کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس سے پہلے کہ آپ کے سامنے مصیبت سے نجات پانے والے سچے کرداروں کو بیان کروں، پہلے یہ جان لیں کہ مصیبت تقدیر کا حصہ ہے، ہمارے عقیدے میں اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا شامل ہے۔ پریشانی اللہ کی طرف سے آتی ہے اور اس کو وہی دور کر سکتا ہے لہذا مصیبت کے وقت ہم اللہ کی طرف رجوع کریں گے اور اسی سے مدد مانگیں گے۔ کسی پر پریشانی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی برا آدمی ہے بلکہ اللہ کسی کو پریشانی میں مبتلا کرکے اس کے ساتھ بہتری کا معاملہ کرتا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ (صحیح البخاری:۵٦۴٥)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر وبرکت کا ارادہ کرتا ہے اسے مصائب وآلام میں مبتلا کر دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے جس کسی مسلمان کے ساتھ آزمائش ہو اس کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ اس کو اونچا اٹھا رہا ہے نیز ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر بدگمان ہونا، اس کا مذاق اڑانا اور لوگوں میں اس کی مصیبت کا ذکر کر کے اس کی عزت اچھالنا ایک اچھے مسلمان کی علامت نہیں ہے۔ اسی طرح مصیبت کے وقت اول وحلہ میں صبر کرنے کے ساتھ رونے دھونے اور شکوہ شکایت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وجع ابو موسى وجعا شديدا فغشي عليه وراسه في حجر امراة من اهله فلم يستطع ان يرد عليها شيئا ، فلما افاق قال: انا بريء ممن برئ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم برئ من: الصالقة ، والحالقة ، والشاقة۔ (صحیح البخاری:١٢٩٦)

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑے' ایسے کہ ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی ام عبداللہ بنت ابی رومہ کی گود میں تھا(وہ ایک زور کی چیخ مار کر رونے لگی) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہ سکے لیکن جب ان کو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس کام سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی غم کے وقت) چلا کر رونے والی' سر منڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی بیزاری کا اظہار فرمایا تھا۔

اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں کہ ایک صحابی انتہائی تکلیف میں صبر وضبط سے کام لے رہے ہیں اور بیوی کو ایسے عالم میں خود ہی فرمان رسول سنا رہے ہیں تاکہ وہ بھی شوہر کی طرح حکم رسول پر عمل کرے۔

مصیبت وپریشانی آنے کی دو وجوہات ہیں۔ ایک وجہ انسان کی خود کی غلطی ہے جس کی پاداش میں اللہ بطور سزا مصیبت بھیجتا ہے اور دوسری وجہ آزمائش ہے یعنی اللہ تعالی بندوں کے مقام ومرتبہ بلند کرنے اور متعدد انعام واکرام کے طور پر انسان پر مصیبت نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (الشوری:٣٠)

ترجمہ: تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: **وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ** (البقرۃ:١٥٥)

ترجمہ: اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔

مصیبت چاہے برے اعمال کے نتیجے میں ہو یا بطور آزمائش ہو، انسان اس حال میں صبر کرتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کر کے اس سے نجات کا سوال کرتا ہے تو اس کے لئے خیر ہی خیر ہے کیونکہ مومن کو لاحق ہونے والی کسی بھی پریشانی پر صبر کرنے کا بدلہ، گناہوں کی مغفرت، درجات کی بلندی اور بلاحساب اجر حتی کہ صبر کا سب سے بڑا بدلہ جنت کا حصول ہے۔ جب مومن تکلیف پر صبر کے فوائد کو سامنے رکھے گا تو تکلیف پر صبر بھی ہو جائے گا اور تکلیف ہیچ نظر آئے گی۔

اب چلتے ہیں اصل موضوع کی طرف اور جانتے ہیں کہ مصیبت سے نجات کا راستہ کیا ہے، مصیبت میں ایک مومن کا کردار کیا ہونا چاہئے اور اس سلسلے میں قرآن وسنت پر مبنی سچے واقعات ہماری کیا رہنمائی کرتے ہیں۔

(۱) دعا کے ذریعہ مصیبت سے نجات: جب کسی مومن کو کسی بھی قسم کا رنج و غم لاحق ہو، وہ اسی وقت اپنی زبان سے کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا کے ذریعہ اللہ تعالی سے مدد طلب کرے جیسا کہ ہم سورہ فاتحہ میں اقرار کرتے ہیں، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ یاد رہے مصیبت کے وقت اللہ ہی کو پکاریں، اسی طرح پکارنے میں نجات ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک سچا واقعہ پیش کرتا ہوں جس میں ہم سب کے لئے بڑی عبرت ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پچھلی امت کے تین آدمی کہیں سفر پر تھے، رات کے وقت پناہ لینے کے لئے ایک غار میں داخل ہو گئے (صحیح مسلم میں مذکور ہے بارش سے بچنے کے لئے)، اچانک ایک چٹان لڑھک کر غار کا منہ بند کر دیتی ہے اور سب پریشانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ سب بیک زبان کہتے ہیں۔

فقالو: إنه لا ينجيكم من هذه الصخرة إلا ان تدعوا الله بصالح اعمالكم (سب نے کہا کہ اب اس غار سے تمہیں کوئی چیز نکالنے والی نہیں، سوا اس کے کہ تم سب، اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو)

چنانچہ ان میں سے پہلے نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے، سب سے پہلے ان کو دودھ پلاتا پھر گھر والوں اور خادم کو پلاتا، ایک دن لوٹنے میں تاخیر ہو گئی اور دودھ دوہ کر آیا تو والدین سو چکے تھے، میں پیالہ لے کر رات بھر ان کے سرہانے کھڑا رہا، جب صبح وہ بیدار ہوتے ہیں تو پہلے ان کو پلایا پھر سب کو پلایا، اگر یہ کام تیری رضا کے لئے کیا تو چٹان کی مصیبت سے ہمیں نجات دیدے چنانچہ چٹان کچھ کھسک گئی مگر وہ سب نہیں نکل سکتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

پھر دوسرے نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے محبوب تھی، میں نے بہت کوشش کیا مگر اس نے برائی نہیں کی، اسی زمانے میں قحط سالی ہوتی ہے تو وہ میرے پاس قرض لینے آتی ہے، میں اس شرط پر ایک سو بیس دینار قرض دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ برا کام کرے گی۔ (ایک دینار کا وزن ۲۵، ۴ گرام ہوتا ہے اور ایک سو بیس دینار کا وزن ۵۱۰ گرام ہوتا ہے جس کی موجودہ قیمت ہندوستانی روپئے میں ۲۵ لاکھ سے بھی زائد ہے۔) برائی کے وقت لڑکی اللہ کا خوف دلاتی ہے تو میں اس عمل سے رک جاتا ہوں، اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا ہے تو چٹان کی مصیبت سے نجات دیدے چنانچہ اللہ تعالی چٹان کھسکا دیتا ہے مگر ابھی بھی وہ سب نہیں نکل سکتے تھے۔

اب تیسرے نے دعا کی کہ اے اللہ! میں نے مزدوری پر کچھ لوگوں کو رکھا، سب اپنی اپنی مزدوری لے کر چلے گئے، ایک بغیر مزدوری لئے چلا گیا، اس کا پیسہ کاروبار میں لگا دیا، پھر کچھ دنوں بعد مزدوری لینے واپس آیا تو میں نے اس سے کہا کہ یہ جو اونٹ، گائے، بکری اور غلام دیکھتے ہو، سب تیرے ہیں۔ اور وہ سارا مال لے کر چلا گیا چنانچہ اللہ تعالی نے چٹان مکمل کھسکا دیا اور وہ سب مصیبت سے نکل گئے۔ (صحیح بخاری:۲۲۷۲۔ حدیث کا مفہوم)

اس واقعہ سے معلوم ہو گیا کہ مصیبت میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے، اسی سے نجات کے لئے مدد مانگنا ہے، وہی نجات دینے والا ہے جس طرح ان تین لوگوں کو نجات دیا۔

(۲) صبر کے ذریعہ مصیبت سے نجات: مصیبت کے وقت ایک مومن کا دوسرا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ صبر کرتا ہے اور ہر قسم کی بے صبری، جزع فزع اور شکوہ سے رکا رہتا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ اے ایمان والو! تم نماز اور صبر کے ذریعہ مدد طلب کرو۔ جب ہم مصیبت میں صبر سے کام لیتے ہیں جیسا کہ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کا واقعہ گزرا ہے تو اللہ کی مدد نازل ہوتی اور نجات کا راستہ کھل جاتا ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے متعلق ایک سچا واقعہ بیان کرتا ہوں۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نبی ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس بیمار رہے۔ قریب و بعید کے تمام رشتہ دار بے رخی کر گئے، البتہ ان کے دو بھائی صبح و شام ان کے پاس آتے جاتے تھے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آیا تو جانتا ہے، اللہ کی قسم! (میرا خیال یہ ہے کہ) ایوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہے، جو جہانوں میں سے کسی فرد نے نہیں کیا؟ اس کے ساتھی نے کہا: وہ کون سا؟ اس نے کہا: (دیکھو) اٹھارہ سال ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم نہیں کیا کہ اس کی بیماری دور کر دے۔ جب وہ بوقت شام ایوب کے پاس آئے تو ایک نے بے صبری میں وہ بات ذکر کر دی۔ ایوب علیہ السلام نے (ان کا الزام سن کر) کہا: جو کچھ تم کہہ رہے ہو، اس قسم کی کوئی بات میرے علم میں تو نہیں ہے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں کے پاس سے میرا گزر ہوتا تھا، وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوتے تھے، وہ مجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے دیتے اور میں اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا اور اس وجہ سے ان دونوں کی طرف سے کفارہ ادا کر دیتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انہوں نے مجھے ناحق انداز میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ نہ دیا ہو۔ ایوب علیہ السلام قضائے حاجت کے لیے باہر جاتے تھے، جب وہ قضائے حاجت کر لیتے تو ان کی بیوی ان کو ہاتھ سے پکڑ کر سہارا دیتی تھی، حتیٰ کہ وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتے تھے۔ ایک دن وہ لیٹ ہو گئے اور (ان کی بیوی ان کے انتظار میں رہی) اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: "اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے۔" (سورۂ ص: ۴۲) ادھر ان کی بیوی کو خیال آرہا تھا کہ وہ دیر کر رہے ہیں۔ جب وہ واپس پلٹے تو اللہ تعالیٰ ان کی تمام بیماریاں دور کر چکے تھے اور وہ بہت حسین لگ رہے تھے۔ جب ان کی بیوی نے ان کو دیکھا تو (نہ پہچان سکی اور ان سے) پوچھا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت پیدا کرے، کیا تو نے اللہ کے نبی، جو بیمار ہیں، کو دیکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہیں کہ جب وہ نبی صحتمند تھے تو تجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا: میں وہی (ایوب) ہوں (اب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے)۔ ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے، ایک گندم کا تھا اور ایک جو کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دو بدلیاں بھیجیں، ایک بدلی گندم والے کھلیان پر آکر سونا برسنے لگی اور دوسری جو والے کھلیان پر آکر چاندی برسنے لگی، (اس طرح اللہ تعالیٰ نے صحت بھی دے دی اور مال کثیر بھی عطا کر دیا)۔ (سلسلہ صحیحہ: ۳۸۷۲)

ایوب علیہ السلام کے متعلق اللہ نے گواہی دی ہے: "انا وجدناہ صابرا" یعنی ہم نے ایوب کو صبر کرنے والا پایا تو صبر کا انعام انہیں یہ ملا کہ جو مال ہلاک ہو گئے تھے، اس کا کئی گنا عطا فرمایا اور بیماری سے نجات دے کر صحت مند بھی بنا دیا۔ ہمیں بھی مصیبت میں صبر کر کے اللہ سے مدد طلب کرنی چاہیئے۔

(۳) نماز کے ذریعہ مصیبت سے نجات: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرة:۱۵۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالی صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

پریشانی کے وقت پیارے رسول کا اسوہ دیکھیں۔ **عن حذيفة قالَ كانَ النَّبيُّ صلَّى اللَّهُ عليْهِ وسلَّمَ إذا حزبَهُ أمرٌ صلَّى** (صحيح أبي داود:۱۳۱۹)

ترجمہ: حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام مشکل اور غم میں ڈال دیتا تو آپ نماز پڑھا کرتے یعنی فوراً نماز میں لگ جاتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح یہاں پر نماز کے ذریعہ مصیبت سے نجات ملنے والا سچا واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ (نمرود کے ملک سے) ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ رہتا تھا یا (یہ فرمایا کہ) ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کسی نے کہہ دیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں۔ بادشاہ نے آپ علیہ السلام سے پچھوا بھیجا کہ ابراہیم! یہ عورت جو تمہارے ساتھ ہے تمہاری کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے تو ان سے کہا کہ میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! آج روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، یا بادشاہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت سارہ رضی اللہ عنہا وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی تھیں۔ انہوں نے اللہ کے حضور میں یہ دعا کی کہ "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے، تو تو مجھ پر ایک کافر کو مسلط نہ کر۔" اتنے میں بادشاہ تھرایا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔ اعرج نے کہا کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور میں دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے۔ چنانچہ وہ پھر چھوٹ گیا اور سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا۔ سارہ رضی اللہ عنہا وضو کر کے پھر نماز پڑھنے لگی تھیں اور یہ دعا کرتی جاتی تھیں "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (ابراہیم علیہ السلام) کے سوا اور ہر موقع پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔" چنانچہ وہ پھر تھرایا، کانپا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ ابو سلمہ نے بیان کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی دعا کی کہ "اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے۔" اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوڑ دیا گیا۔ آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے میرے یہاں ایک شیطان بھیج دیا۔ اسے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس لے جاؤ اور انہیں آجر (ہاجرہ) کو بھی دے دو۔ پھر سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ دیکھتے نہیں اللہ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ساتھ میں ایک لڑکی بھی دلوا دی۔ (صحیح البخاری:۲۲۱۷)

اس جگہ اس بات پر بھی غور کیجئے کہ گھر میں کیسی بیوی لانی چاہئے؟ بیوی ایسی ہو جو دیندار ہو، جو اللہ کی عبادت کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی اور دین قائم کرنے والی ہو، یہی وجہ ہے کہ نیک بیوی کو دنیا کی سب سے قیمتی شی قرار دیا گیا ہے۔ گھر میں جب بد دین بیوی لاتے ہیں تو مصیبت اسی وقت سے گھر میں ڈیرہ ڈالنے لگتی ہے۔ بہر کیف! سارہ نے نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالی نے مصیبت سے نجات دیدی، اس طرح ہم بھی نماز پڑھ کر اللہ سے نجات طلب کریں گے تو یقینا وہ ہماری مدد فرمائے گا۔

(۴) مصیبت کے وقت توکل و تقوی اختیار کرنا: مصیبت جب تقدیر کا حصہ ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور وہی دور کرنے والا ہے تو پوری طرح اسی پر اعتماد کیا جائے گا اور اسی سے نجات کی امید لگانی پڑے گی۔ چنانچہ جب اللہ پر بھروسہ کرلیا جاتا ہے تو وہ اپنے بندوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور جو اس کا تقوی اختیار کرتا ہے تو نجات کا راستہ پیدا کرتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: **وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا** (الطلاق:۲)

ترجمہ: جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔

سورہ مریم میں مریم علیہا السلام کا واقعہ ہمیں حوصلہ دیتا ہے جب انہیں اللہ کے حکم سے حمل ٹھہر گیا تو لوگوں کی اذیت سے ڈرنے لگیں، پھر تنہائی اختیار فرمائیں یہاں تک کہ بچہ پیدا ہوا تو شدت تکلیف میں بے آب ودانہ تھیں۔ اللہ نے وہاں فرشتہ بھیج کر مدد کی، نیچے پینے کے لئے چشمہ جاری کیا اور سوکھے درخت میں خوراک کا انتظام کیا جس کو ہلانے سے کھجور نیچے گرجایا کرتی۔ جب بچہ لے کر قوم کے پاس گئیں تو عیسی علیہ السلام کو بولنے کی قوت دی جنھوں نے بول کر قوم کو بتایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اس طرح مصیبت سے اللہ نے حفاظت فرمائی۔ اسی طرح سورہ قصص میں ام موسی علیہا السلام کا واقعہ ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو فرعون سے خطرہ تھا، اللہ نے ام موسی کو الہام کیا کہ بچہ کو دریا میں ڈال دے اور غم نہ کر، یہی بچہ ہم تمہارے پاس لوٹا دیں گے چنانچہ ماں نے اللہ کے بھروسہ بچہ کو ایک تابوت میں رکھ کر سمندر کے حوالہ کردیا جو بچہ پھر واپس ماں کے پاس صحیح سلامت آیا۔

(۵) توبہ کے ذریعہ مصیبت سے نجات: چونکہ مصائب کی ایک وجہ گناہوں کا ارتکاب ہے اس لئے جب بندہ شرمندگی کا اظہار کرکے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور توبہ واستغفار کرتا ہے تو اللہ بندوں کو بخش دیتا ہے اور مصیبت ٹال دیتا ہے۔ استغفار ایک طرح کا امان ہے بندوں کے لئے۔ جب تک بندہ استغفار کرتا ہے اللہ کی طرف سے امن میں رہتا ہے اور عذاب الہی ٹال دیا جاتا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ابوجہل نے کہا تھا کہ اے اللہ! اگر یہ کلام تیری طرف سے واقعی حق ہے تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسادے یا پھر کوئی اور ہی عذاب دردناک لے آ!" تو اس پر آیت

www.KitaboSunnat.com

« وما كان الله ليعذبهم وأنت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون وما لهم أن لا يعذبهم الله وهم يصدون عن المسجد الحرام » ”حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انہیں عذاب دے، اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ان لوگوں کے لیے کیا وجہ کہ اللہ ان پر عذاب (ہی سرے سے) نہ لائے درآں حالیکہ وہ مسجد الحرام سے روکتے ہیں۔“ آخر آیت تک۔(صحیح البخاری: ۴۶۴۸)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو جہل نے جب عذاب کا مطالبہ کیا تو اللہ نے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے وجود کی وجہ سے عذاب نہیں بھیجا گویا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا دنیا میں وجود ایک امان تھا لیکن آپ تو چلے گئے اور ایک امان دنیا سے اٹھ گیا پھر بھی ایک دوسرا امان باقی ہے جو اللہ کے عذاب سے ہمیں بچا سکتا ہے وہ ہے استغفار۔ لہذا اللہ سے کثرت کے ساتھ استغفار کرتے رہیں۔

(۶) شرعی اذکار کے ذریعہ مصیبت سے نجات: روز مرہ کی جو عام دعائیں اور اذکار جیسے کھانے پینے، بیت الخلاء جانے نکلنے اور گھر میں داخل ہونے نکلنے کے اذکار۔ ان کو پڑھنے سے بھی ہمیں حفاظت ملتی ہے بلکہ کثرت درود کا التزام کرنا چاہئے جو کہ مصیبت دور کرنے کا اہم ذریعہ ہے بلکہ ذکر الہی قلبی سکون وراحت کا سامان ہے۔ ان اذکار کے علاوہ میں آپ کو سنت رسول کی روشنی میں آٹھ ان مواقع کی طرف رہنمائی کرتا ہوں جن میں اذکار کا حکم ہوا ہے۔ میں پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر ایک مسلمان ان آٹھ مواقع پر مسنون اذکار کا اہتمام کرے تو مصیبت کبھی نہیں آئے گی، بلکہ آنے والی مصیبت ٹل جائے گی اور اگر مصیبت آئی ہوئی ہے تو وہ دور ہو جائے گی۔ ساتھ ہی یہ بھی بھروسہ دلاتا ہوں کہ اس کے بعد آپ جنات کے شر سے محفوظ رہیں گے، آپ کو کسی پیشہ ور عامل اور تجارتی راقی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، اگر کچھ سحر کا مسئلہ بھی ہو تو ان اذکار کی برکت سے سارے مسائل ختم ہو جائیں گے۔ وہ آٹھ مقامات کیا ہیں؟

نبی نے صبح وشام کے اذکار سکھائے ہیں، آپ ہمیشہ فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد یہ اذکار کرتے رہیں۔ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرض نماز کے بعد اذکار کی تعلیم دی ہے، آپ پانچ نمازوں کا اہتمام کریں اور ہر فرض نماز کے بعد ان اذکار کا اہتمام کریں اور نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سونے کے وقت اذکار سکھائے ہیں، ہمیشہ سونے سے پہلے اذکار پڑھ کر سویا کریں۔ یہ آٹھ مواقع ہیں دو صبح وشام، پانچ اوقات نماز کے بعد اور ایک سونے کے وقت۔ اس طرح سحر سے بھی آپ کی حفاظت ہوگی، پریشانی سے نجات ملے گی اور اللہ کے حفظ وامان میں بھی رہیں گے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی سحر زدہ یا مریض ہو تو اس پر شرعی دم کر سکتے ہیں۔

عن عائشة رضي الله عنها، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم:كان إذا اشتكى يقرا على نفسه بالمعوذات وينفث، فلما اشتد وجعه كنت اقرا عليه وامسح بيده رجاء بركتها(صحیح البخاري:٥٠١٦)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اسے اپنے اوپر دم کرتے پھر جب (مرض الموت میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر بھی پھیر لیتی تھی۔

شرعی دم میں تین سورتیں پڑھنا کافی ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ کا عمل تھا، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھ کوئی اپنے اوپر دم کرے یا کوئی دوسرا ان سورتوں کو پڑھ کر مریض کے جسم پر پھونک دے۔ مریض کی طرف سے صدقہ کرنا بھی فائدہ مند ہے یعنی اگر کوئی بیمار ہو تو اس نیت سے کہ اللہ اس کی بیماری کو دور کر دے فقراء میں صدقہ کر سکتا ہے۔

(۷) مصیبت سے نجات کے لئے حکمت وتدبیر اپنانا:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَى** (النجم:٣٩)

ترجمہ: اور یہ کہ ہر انسان کے لئے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔

اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اپنی پریشانی اور مسائل کو دور کرنے کے لئے دنیاوی جائز اسباب اپنا سکتا ہے اور اپنانا چاہئے مثلا جسم میں تکلیف ہو تو طبیب سے علاج کرائے، فقر و فاقہ ہو تو نوکری تلاش کرے، جائز طریقے سے روزی کمائے، گھر یا اولاد نہ ہو تو اس کے لئے جائز کوشش کرے اور اپنے مسائل حل کرے۔ جب بدر کے میدان میں رسول اللہ کے سامنے ایک بہت بڑی مشکل نظر آرہی تھی تو آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی:

اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي، اللَّهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ(صحیح مسلم:١٧٦٣)

ترجمہ: یااللہ! پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے، یااللہ! دے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے، یااللہ! اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو تو پھر نہ پوجا جائے گا تو زمین میں۔

آپ نے یہاں صرف دعا نہیں کی ہے بلکہ دعا کے ساتھ دشمنوں سے جنگ بھی کی، اس کے لئے حکمت و تدبیر اپنائی اور بھرپور جتن کیا تو دعا اور کوشش دونوں نے کام کیا اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں ایک آخری اہم بات کہنا چاہتا ہوں کہ بغیر ایمان اور عمل صالح کے انسان کبھی کامیاب نہیں ہوگا اور اس کو کہیں سکون میسر نہیں ہوگا، اچھی زندگی کے لئے ایمان (جن باتوں پر اللہ نے ایمان لانے کا حکم دیا ہے) اور عمل صالح (تمام ظاہری و باطنی بھلائی کے افعال جو اللہ یا بندوں کے حقوق سے وابستہ ہوں) کی راہ پر چلے تو اللہ اسے بہترین زندگی اور بہترین اجر عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (النحل:٩٧)

ترجمہ: جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انھیں ضرور ضرور دیں گے۔

یہاں بہتر زندگی سے مراد دنیا کی بہتر زندگی ہے جو اس مومن مرد یا عورت کو نصیب ہوتی ہے جب وہ ایمان اور عمل صالح کے راستے پر قائم رہے۔

اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اعمال میں اخلاص پیدا فرمادے اور مصائب پر صبر کرنے اور امتحان میں کھرا اترنے کی توفیق دے۔ آمین

نوٹ : شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ (جدہ دعوہ سنٹر-السلامہ-سعودی عرب) کے مضامین، مقالات اور دینی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے ان کے بلاگ پر تشریف لائیں اور پی ڈی ایف میں مضامین کے لئے ٹیلی گرام چینل پر گروپ جوائن کریں۔

فضیلۃ الشیخ مقبول احمد السلفی حفظہ اللہ

Maqubool Ahmed Maqubоolahmad.blogspot.com
SheikhMaqubоolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqhool Ahmed Salafi Off page 00966531437827

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "